مولانا سید شاہ فخر الدین احمد صاحب کی وفات حسرت آیات سے پچھلے دنوں صدر امارتِ شرعیہ بہار و اڑیسہ کی جو مسند خالی ہوئی تھی۔ خوشی کی بات ہے کہ ایک عظیم الشان اور عام جلسۂ علما نے اب اس کے لئے مولانا سید منت اللہ صاحب مونگیری کا متفقہ طور پر انتخاب کیا ہے۔ موصوف علماً و عملاً جس طرح خانقاہِ رحمانیہ کی روایات کے حامل ہیں۔ اسی طرح امید ہے کہ امارتِ شرعیہ کی قدیم روایات بھی اُن کے دم سے نہ صرف یہ کہ زندہ رہیں گی بلکہ اور ترقی کریں گی۔ اس دور میں اس سے بہتر کوئی اور انتخاب نہیں ہوسکتا تھا۔ ہم مولانا کو اس اعزاز پر مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں سے باحسن وجوہ عہدہ برآں ہوسکیں۔

افسوس ہے پچھلے دنوں دہلی کے مشہور صاحب خیر بزرگ حاجی محمد اسمٰعیل صاحب جیون بخش نے عمر طبعی کو پہونچ کر وفات پائی۔ موصوف مشہور فرم جیون بخش کے سب سے بڑے حصہ دار اور اس کے روح رواں تھے۔ لیکن وہ جتنے متمول اور صاحب ثروت تھے اس سے کہیں زیادہ عابد و زاہد متقی اور پرہیزگار تھے۔ دینی اور خیراتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ نہایت خندہ جبیں اور صاحبِ باطن تھے۔ چہرہ پر نور برستا تھا۔ تونگری کے باوجود فقر و درویشی ان کا شعار تھا۔ اب ایسے دین اور دنیا کے جامع کم ہی ہوں گے۔ حق تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ابرار و صلحا کے ساتھ حشر فرمائے۔ آمین

ایک اطلاع ہے کہ رے لی جس لیڈرز، نامی کتاب کے مصنفین نے مرزا البشیر الدین محمود صاحب کو ان کے توجہ دلانے پر ایک خط لکھا ہے جس میں کھلے دل کے ساتھ ان عبارتوں اور فقروں پر اظہار افسوس کیا ہے جن سے مسلمانوں کو دکھ پہنچا۔ اگر یہ خبر صحیح ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ غلط ہو تو اب جب کہ کتاب مذکور کے مقدمہ نویس پہلے ہی اعلان بیزاری کر چکے اور مصنفین نے اب معافی مانگ لی۔ کوئی بتائے کہ اس سلسلہ میں جو ہنگامے ہوئے اور ان کی وجہ سے مسلمانوں کو جانی اور مالی دونوں قسم کا